© rasailojaraid.com

قرآن وحدیث

مرد اور عورت کے لئے مطلوبہ صفات

سید جلال الدین عمری

اسلام انسان کے اندر جو صفات دیکھنا چاہتا ہے وہ ایک مومن کے اندر پوری طرح جلوہ گر ہوتی ہیں۔ اس لئے انھیں مومنانہ صفات بھی کہا جاسکتا ہے۔ اسلام نے پوری تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک جگہ فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے جان و مال جنت کے عوض خرید لئے ہیں۔ وہ اس کے راستے میں مارتے اور مرتے ہیں“ اس کے بعد ان کے بارے میں کہا:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (التوبہ : ۱۱۲)

وہ اللہ کی طرف پلٹنے والے، اس کی عبادت کرنے والے، اس کی حمد کرنے والے اس کی راہ میں سیاحت کرنے والے، اس کے آگے رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے روکنے والے اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو۔

ان صفات کا مردوں کے اندر پایا جانا جتنا ضروری ہے اتنا ہی عورتوں کے لئے بھی ان سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ازواج مطہرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر ابھارتے ہوئے کہا گیا کہ اگر تم ان کی اطاعت نہ کروگی تو وہ تمہیں چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں تم سے بہتر بیویوں سے نوازے گا، ان میں وہ خوبیاں ہوں گی جو مطلوب ہیں۔ یہ خوبیاں تقریباً وہی ہیں جن کا اوپر کی آیت میں ذکر ہے۔ ارشاد ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا
مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ
قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ
سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا
(التحریم: ۵)

اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو ان کا رب
بہت جلد انھیں تمہارے بدلے تم سے
اچھی بیویاں دے دے گا جو اسلام والیاں
ایمان والیاں، فرماں برداری کرنے والیاں
توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں
اور سیاحت کرنے والیاں ہوں گی بیوہ
بھی کنواریاں بھی۔

قرآن مجید کا خطاب گو بالعموم مردوں سے ہوتا ہے لیکن عورتیں اس میں داخل ہوتی ہیں۔ اس اصولی بات سے قطع نظر اس نے اس کی صراحت بھی کر دی ہے کہ وہ اعلیٰ صفات جن کے بغیر انسان کی سیرت کی تکمیل نہیں ہوتی عورت اور مرد دونوں ہی میں پائے جانے چاہئیں۔ چنانچہ ایک جگہ بڑی صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ
وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ
وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ
وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ
وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ
كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً

بیشک اطاعت کرنے والے مرد اور اطاعت
کرنے والی عورتیں، ایمان لانے والے مرد
اور ایمان لانے والی عورتیں، فرماں بردار
کرنے والے مرد اور فرماں برداری کرنیوالی
عورتیں، راست باز مرد اور راست باز
عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے
والی عورتیں، خشوع کرنے والے مرد اور
خشوع کرنے والی عورتیں، صدقہ خیرات
کرنے والے مرد اور صدقہ خیرات کرنے
والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد
اور روزہ رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہوں
کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَّاَجْرًا عَظِیْمًا — شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(الاحزاب : ۳۵)

مسند احمد اور نسائی وغیرہ کی روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مردوں کا تو قرآن مجید میں ذکر ہے، لیکن عورتوں کا نہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ مطلب یہ ہے کہ کیا عورتیں اس قابل نہیں ہیں کہ ان کا تذکرہ ہو۔ اس کے جواب میں سورۂ احزاب کی مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دوسری صحابیات نے یہ سوال کیا تھا، کچھ اور روایات بتاتی ہیں کہ بعض صحابیات نے ازواج مطہرات سے کہا کہ آپ لوگوں کا تو قرآن مجید میں ذکر ہے لیکن ہمارا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔[1]

یہ سب ہی امکانات ہیں۔ علامہ آلوسی کہتے ہیں۔

ولا مانع ان یکون کل ذالک[2] — یہ ماننے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ یہ سب ہی واقعات پیش آئے ہوں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ فضا میں اس طرح کے جو سوالات ابھر رہے تھے، قرآن مجید نے اس آیت میں ان کا جواب دیا ہے۔ یہاں عورت اور مرد کی حسب ذیل دس صفات بیان ہوئی ہیں۔

اسلام، ایمان، قنوت، صدق، صبر، خشوع، صدقہ، صوم، حفظ فروج، ذکر کثیر۔ یہ صفات اتنی جامع ہیں کہ ان میں پورا دین آجاتا ہے۔ یہ آیت اس پہلو سے اہم ہے کہ اس سے عورت کی حیثیت، معاشرہ میں اس کے کردار اور اس کے دائرہ عمل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قدیم علماء مفسرین نے ان صفات کی جو تشریح کی ہے اس کا خلاصہ یہاں پیش

---

[1] یہ ساری روایات ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں جمع کر دی ہیں ۴۸۷/۳ [2] روح المعانی جز ۲۲/۲۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کردیا جائے۔

۱۔ اسلام۔ زمخشری کہتے ہیں "مسلم" وہ ہے جو جنگ کے بعد امن و امان میں آجائے۔ ایسا مطیع و فرماں بردار جو مخالفت نہ کرے۔ مسلم اس شخص کو بھی کہا جاتا ہے جو اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے حوالہ کردے اور اس پر توکل کرے۔

۲۔ ایمان۔ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے آئی ہوئی تعلیمات کو دل و جان سے قبول کیا جائے۔ درحقیقت قرآن یہ چاہتا ہے کہ ہر مرد و عورت کے اندر اسلام کے ساتھ ایمان بھی ہو۔ وہ جہاں اللہ کے احکام کی اطاعت کرے وہیں اس کا دل اس کی حقانیت پر مطمئن بھی ہو۔ ان دونوں صفات کی تشریح علامہ ابوالسعود نے اس طرح کی ہے۔

الداخلین فی السلم	امن اور اطاعت میں داخل ہو جانے
المنقادین لحکم اللہ	اور اللہ کے حکم کے سامنے جھکانے
من الذکور والاناث	والے مرد اور عورتیں .... دونوں
.... المصدقین	فریقوں سے ان باتوں کی تصدیق
بما یجب ان یصدق	کرنے والے جن کی تصدیق کرنا فرض
من الفریقین	ہے۔

۳۔ قنوت۔ اس کے معنی ہیں جھک جانا زمخشری کہتے ہیں۔

القانت القائم بالطاعۃ	قانت وہ اطاعت گزار ہے جو اس پر
الدائم علیھا	ہمیشہ قائم رہے۔

حافظ ابن کثیرؒ ان صفات کا باہمی ربط اس طرح بیان کرتے ہیں۔

القنوت ھو الطاعۃ فی	قنوت کے معنی ہیں سکون کے ساتھ
سکون......... فالاسلام	اطاعت کرنا...... اسلام کے بعد کا
بعدہ مرتبۃ یرتقی الیھا	مرتبہ جس کی طرف ترقی کی جاتی ہے وہ
وھو الایمان ثم القنوت	ایمان ہے پھر قنوت کا مقام ہے جو ان
ناشئ عنھما	دونوں سے پیدا ہوتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام رازی فرماتے ہیں ایمان انسان سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نیک اعمال اختیار کرے یہی قنوت ہے۔

۴۔ صدق۔ یہ بڑا جامع وصف ہے۔ علامہ زمخشری کہتے ہیں۔

الصادق الذی یصدق	صادق وہ ہے جو اپنی نیت اور ارادہ اور
فی نیتہ وقولہ وعملہ	اپنے قول و عمل ہر ایک میں سچا ہو۔

امام رازی اس کا ایک اور پہلو ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ایمان اور عمل صالح سے انسان کی شخصیت کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ دوسروں کی تکمیل کی کوشش کرتا ہے انھیں معروف کا حکم دیتا اور منکر سے منع کرتا ہے گویا صداقت اور راست بازی کے ذریعہ ان کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے۔ یہ اس کے صادق ہونے کا مفہوم ہے۔

۵۔ صبر۔ صبر کے معنی ہیں مشکلات میں ثابت قدم رہنا۔ اس کے تین پہلو ہمارے علماء نے بیان کئے ہیں۔ ایک آدمی کا مصیبتوں اور آزمائشوں میں استقامت دکھانا اور جزع فزع نہ کرنا۔ دوسرے راحت ہو یا تکلیف ہر حال میں اللہ کی عبادت کرتے رہنا۔ تیسرے نفس اور شیطان کی ترغیبات کے باوجود معاصی سے بچے رہنا۔ علامہ آلوسی نے اسی حقیقت کو یہاں ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

والصابرین والصابرات علی	صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی
المکارہ وعلی العبادات	عورتیں جو مصائب اور مشکلات پر، عبادات
وعن المعاصی	کی بجا آوری اور گناہوں کے چھوڑنے پر صبر و استقامت دکھاتے ہیں۔

امام رازی نے اوپر صدق کا جو مفہوم بیان کیا ہے اسی کی روشنی میں صبر کی بھی تعریف کی ہے۔ فرماتے ہیں معروف کا حکم دینے اور منکر سے منع کرنے والے کو تکلیف بھی لازماً پہنچتی ہے۔ یہاں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔

۶۔ خشوع۔ زمخشری کہتے ہیں۔

الخاشع المتواضع للّٰہ بقلبہ	خاشع وہ ہے جو اپنے جسم و جان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وجوارحہ ساتھ اللہ کے سامنے جھک جائے

امام رازی فرماتے ہیں اگر انسان خود بھی درجہ کمال کو پہونچ جائے اور دوسروں کو بھی کمال تک پہونچانے لگے تو اس کے اندر نخوت اور کبر بھی پیدا ہو سکتا ہے اس لئے فرمایا کہ ان ساری خوبیوں کے باوجود ان کے اندر خاکساری اور فروتنی ہوتی ہے اور وہ اللہ کے سامنے سر جھکائے رہتے ہیں۔ اس کا بھی امکان ہے کہ ان خوبیوں کی وجہ سے ان کے اندر دنیا کی محبت اور جاہ طلبی پیدا ہو جائے۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ کے یہ خاشع اور متواضع بندے ان پست جذبات سے پاک ہوتے ہیں۔

۷۔ صدقہ۔ اس میں فرض اور نفل دونوں طرح کے صدقات شامل ہیں۔ مطلب یہ کہ وہ مال کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے اور راہ خدا میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اس میں حب مال کی نفی ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:۔

الصدقة هي الاحسان الى الناس المحاويج الضعفاء الذين لا كسب لهم ولا كاسب يعطون من فضول الاموال طاعة لله واحسانا الى خلقه	صدقہ نام ہے ان حاجت مند اور ضعیف انسانوں پر احسان کا جو نہ تو خود کما سکتے ہوں اور نہ کوئی دوسرا ان کے لئے کمانے والا ہو۔ مطلب یہ کہ اس طرح کے لوگوں پر اللہ کے نیک بندے اپنا فاضل مال اللہ کی اطاعت اور اس کی مخلوق کے ساتھ احسان کے جذبہ سے خرچ کرتے ہیں۔

۸۔ صوم۔ صدقہ کے بعد روزہ کا ذکر کیا گیا۔ اس میں فرض اور نفل دونوں طرح کے روزے شامل ہیں۔ علامہ آلوسی کہتے ہیں:۔

الصوم المشروع فرضا كان او نفلا	شریعت کے بتائے ہوئے روزے چاہے وہ فرض ہوں یا نفل۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پیٹ کے بندے نہیں ہوتے، شکم پروری ان کا مقصد نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کی رضا کے لئے کام و دہن کی لذتوں سے کنارہ کش رہ سکتے ہیں۔ امام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رازی کے بقول مطالبات شکم ان کو اللہ کی عبادت سے باز نہیں رکھتے۔

۹ حفظ فروج۔ اس سے مراد عفت وعصمت ہے۔ مطلب یہ کہ وہ پاک دامن ہوتے ہیں۔ غلط طریقہ سے جنسی خواہش پوری نہیں کرتے۔ امام رازی فرماتے ہیں اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ان کی جنسی خواہشات اللہ کی عبادت کی راہ میں مانع نہیں ہوتیں۔

۱۰ ذکر کثیر۔ یعنی یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور بہت یاد کرتے ہیں۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔

لا یکتب الرجل من الذاکرین اللہ کثیراً حتی یذکر اللہ قائماً وقاعداً ومضطجعاً	اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں آدمی کا نام اسی وقت لکھا جاتا ہے جب کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے (ہر حال میں) اس کا ذکر کرے۔

علامہ زمخشری کہتے ہیں:۔

والذاکر اللہ کثیراً من لا یکاد یخلو من ذکر اللہ بقلبه اولسانه اوبهما وقراءة القرآن والاشتغال بالعلم من الذکر	اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا وہ ہے جو اللہ کے ذکر سے گویا کبھی خالی نہ بیٹھا رہے۔ چاہے یہ ذکر اپنے دل سے ہو یا اپنی زبان سے یا ان دونوں سے قرآن کا پڑھنا اور علم میں مشغول رہنا بھی ذکر ہی ہے

علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں:۔

والذاکرین اللہ بقلوبهم والسنتهم وجوارحهم والذاکرات کذلك[1]	وہ دل سے، زبان سے اور اعضاء وجوارح (اعمال) سے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور اسی طرح وہ عورتیں بھی اس کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔

---

[1] حوالہ کے لئے دیکھئے تفسیر ابن جریر ۲۲/۸ زمخشری: الکشاف مطبوعہ کلکتہ ص ۱۱۳۰۔ رازی: التفسیر الکبیر ۶/۶۱۵، ابوالسعود: علی ہامش التفسیر الکبیر، ابن کثیر ۳/۴۸۷، روح المعانی جزو ۲۲/۲۱-۲۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخر میں فرمایا اعدّ اللّٰہ لہم مغفرۃً واجراً عظیماً

مطلب یہ کہ جن مرد اور عورت کے اندر یہ صفات ہوں گی اللہ تعالیٰ صرف یہی نہیں کہ اس کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگذر فرمائے گا بلکہ اسے اجر اعظم سے نوازے گا۔

اسلام زندگی کا ایک خاص تصور رکھتا ہے۔ یہ صفات عورت اور مرد دونوں ہی کو اس تصور کے مطابق ڈھالتی ہیں۔ یہ عقیدہ و عبادت، سیرت و اخلاق، خدمت خلق اور حسن سلوک دعوت و تبلیغ، صبر و ثبات سب پر حاوی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے تقاضے بڑے گوناگوں اور وسیع ہیں۔ ان صفات سے دنیا اور آخرت کی کامیابی وابستہ ہے۔ اسلام اسی کامیابی کی طرف عورت اور مرد دونوں کو بلاتا ہے۔ ●●

ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کے اہم

انگریزی کتابچے

(1) ISLAM — THE UNIVERSAL TRUTH 3/-

(2) ISLAM AND THE UNITY OF MAN KIND 3/-

By:- Maulana Syed Jalaluddin Umri

(3) PITFALLS ON THE PATH OF ISLAMIC MOVEMENT 4/-

(4) HOW TO STUDY ISLAM 2/-

(5) MUSLIMS AND DAWAH OF ISLAM 2/-

By: Maulana Sadruddin Islahi

یہ کتابچے ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com